

ڈاکٹر سہیل عباس

پروفیسر شعبہ اردو

جامعہ ٹوکیو برائے مطالعات خارجی

اردو نصاب: آزادی سے پہلے

No one can deny the Muslim quest for knowledge. The concepts put by the Muslims form the basis of modern knowledge. The Muslim rulers have a major role in the intellectual decline that followed the fall of Baghdad. This essay presents an overview of the Muslim contribution and discuss the colonial Urdu text books of the colonial sub-continent.

جب ۱۱۸۷ء میں سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس فتح کیا، اس وقت تک علمی، اخلاقی، روحانی اور عسکری اعتبار سے مسلمانوں کا پلہ اہل مغرب پر بھاری تھا۔ اس کے بعد اسلامی ممالک پر منگولوں کی یورش ہوئی اور ۱۲۵۸ء میں سقوط بغداد کا سانحہ پیش آیا۔ اس سیلابِ بلا سے جو عظیم سیاسی و دینی خطرات پیدا ہو گئے تھے۔ وہ تو اللہ کے فضل سے عارضی ثابت ہوئے اور اہل یورپ نے لاد مذہب منگولوں سے مل کر دنیا ے اسلام کے خلاف جو منصوبے بنانے چاہے، انہیں بعض باتدبیر مسلمان زعمائے ناکام بنا دیا لیکن ’فتنہ مغول‘ (فتنہ منگول) نے مسلمانوں کی علمی برتری کا خاتمہ کر دیا۔ خوارزم۔ بخارا۔ خراسان۔ ایران اور بغداد کے علمی مرکزوں کی ویرانی، مکتب خانوں، مدرسوں اور تجربہ گاہوں کی تباہی اور علما کے قتل و انتشار سے علم کا شیرازہ اس طرح بکھرا کہ پھر اس کی بحالی نہ ہو سکی بلکہ علم و تہذیب کے پرانے گہواروں میں اتنی دیر بربریت اور سفاکانہ جہالت کا دور دورہ رہا کہ ہمتیں پست ہو گئیں اور خیالات بدل گئے۔ مغلوں (منگولوں) کی تباہ کاریوں سے پہلے اور بعد کے حالات پر غور کریں تو ایسا نظر آتا ہے کہ وہ سانچا جس میں البیرونی جیسے محققین اور سائنس دانوں کے ذہن ڈھلتے تھے، ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گیا۔ واقعیت پسندی کی جگہ فراریت اور علم کی جگہ تصوف کو فروغ ہوا۔ علم کا مفہوم بہت محدود ہو گیا۔ یعنی نئے علوم اخذ کرنا تو ایک طرف، زوال بغداد سے پہلے جو علوم رائج تھے، وہ بھی متروک ہو گئے۔ ذہن گویا مفلوج ہو گئے اور جو لوگ اہل علم کہلاتے تھے ان کا منتہائے مقصود حق کی تلاش نہ رہا بلکہ ایک نقطہ نظر کی ترویج۔

اس کے برعکس یورپ میں بالکل ایک نئی علمی زندگی کا آغاز ہوا اور اس تحریک کی ابتدا ہوئی جسے یورپ کی نشاۃ ثانیہ یا Renaissance کہتے ہیں۔ اس میں ایک حد تک ان اثرات کو دخل تھا جو صقلیہ اور اندلس میں عربوں کے بلند علمی اور تدریسی معیار کی بدولت قریبی یورپی ممالک کے اہل علم پر پڑا۔ صلیبی جنگوں کے دوران میں عربوں کے تمدن اور علم و فن سے اہل مغرب کو جو واقفیت ہوئی، اس سے بھی ان کا افق ذہنی وسیع اور معیار علمی بلند ہوا لیکن یورپ کی علمی نشاۃ ثانیہ کا اصل ذریعہ وہ یونیورسٹیاں تھیں، جو اس زمانے میں کثرت سے یورپ کے مرکزوں میں قائم ہوئیں۔ اس وقت وہاں بھی (عالم اسلام کی طرح) تعلیم و تدریس کی باگ علمائے مذہب کے ہاتھ میں تھی (مثلاً آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیاں بھی شروع میں دینی درس گاہیں تھیں) لیکن یورپ

میں ضروریات زمانہ کے لحاظ سے نصاب میں توسیع ہوتی رہی اور یہ یونیورسٹیاں دینی اور دنیوی دونوں قسم کے علوم کا مرکز بن گئیں۔ اس زمانے میں یورپ میں چھاپہ خانہ کا آغاز ہوا، جس سے علم کی بے پناہ اشاعت ہوئی۔ کتابیں سستی ہو گئیں اور کتب خانے خاص خاص امرا یا اداروں کا اجارہ ہونے کی بجائے عوام کو بھی میسر ہونے لگے۔ اس کے علاوہ مغرب کی عسکری برتری کا، بالخصوص سمندروں پر اس کے بے روک ٹوک اقتدار کا آغاز بھی اس زمانے میں ہوا اور اکبر کی تخت نشینی، بلکہ بابر کی فتح پانی پت سے پہلے بحر ہند ایک ’پرتگیزی جہیل‘ بن گیا تھا، جس میں جہاز رانی پرتگیزی اجازت ناموں کے بغیر محذوش بلکہ ناممکن تھی۔ (۱)

دہلی میں اسلامی حکومت اس وقت قائم ہوئی، جب منگولوں کے سیلاب بلا کے بند ٹوٹ چکے تھے۔ ان درندوں سے جان بچا کر جو علما و صلحا بخارا، خوارزم، خراسان اور پھر ایران، عراق سے بھاگ کر ہندوستان میں پناہ گزین ہوئے۔ ان کے یہاں اشاعت اسلام، نئی حکومت کے استحکام اور اسلامی تہذیب و تمدن کی زیب و آرائش میں بڑی مدد ملی، لیکن جو افراد اس طرح جان بچا کر بھاگے تھے، وہ اپنے کتب خانے ساتھ نہ لا سکے تھے۔ تجربہ گاہوں اور علمی آلات کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں انہی چیزوں نے فروغ پایا، جن کے لیے صدیوں کے جمع کیے ہوئے علمی سرمایہ کی ضرورت نہ تھی۔ یعنی تصوف، شعر و شاعری، انشا، زیادہ سے زیادہ فقہ اور اصول حکومت پر چند کتابیں اور مقامی تاریخ نگاری۔ (۲)

مغلیہ نظام اور تہذیب و تمدن اپنے دور میں کسی دوسری مشرقی حکومت کے نظام سے پیچھے نہ تھا بلکہ روسی مورخ بارٹولڈ لکھتا ہے: ”فقط ہندوستان میں مغلوں کے تابع حالات مختلف تھے اور اس ملک کی اسلامی حکومت مال و ثروت اور مذہبی رواداری میں معاصرانہ یورپ سے بڑھ کر تھی۔“ تمام یورپ میں مغلوں کو مغلان اعظم کہہ کر یاد کیا جاتا تھا، لیکن جب دو ڈھائی سو سال بعد مغلیہ حکومت کے خاتمے کا وقت آیا تھا تو نہ صرف یہ ہندوستان تنازع البقا کی جنگ میں یورپ سے آگے یا اس کے برابر نہ رہا، بلکہ ایک یورپی طاقت کے زیر نگین آ گیا۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے تجرید و احیائے دین میں مجددین اور اسلامی علما و زعماء اسباب ناکامی کا تجزیہ کیا ہے اور مغرب کے مقابلے میں مشرق کی ذہنی اور علمی پسماندگی کا نقشہ کھینچا ہے وہ لکھتے ہیں: ”جس دور میں ہمارے ہاں شاہ ولی اللہ صاحب، شاہ عبدالعزیز صاحب اور شاہ اسماعیل شہید پیدا ہوئے۔ اسی دور میں یورپ قرون وسطیٰ کی نیند سے بیدار ہو کر نئی طاقت کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں علم و فن کے محققین، مکتشفین اور موجدین اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ انہوں نے ایک دنیا کی دنیا بدل ڈالی۔“ اس کے بعد وہ آدھے پونے صفحے پر اٹھارویں، انیسویں صدی کے مشہور مغربی حکما، سائنسدانوں اور معاشیات وغیرہ کے ماہرین کے نام گنا کر کہتے ہیں کہ ان میں ”ان جیسے لوگ پیدا ہوئے، جنہوں نے اخلاقیات، ادب، قانون، مذہب، سیاسیات اور تمام علوم عمرانی پر زبردست اثر ڈالا اور انتہائی جرات و بے باکی کے ساتھ دنیائے قدیم پر تنقید کر کے نظریات و افکار کی ایک نئی دنیا بنا ڈالی۔ پریس کے استعمال، اشاعت کی کثرت، اسالیب بیان کی ندرت اور مشکل اصطلاحی زبان کے بجائے عام فہم زبان کو ذریعہ اظہار بنانے کی وجہ سے، ان لوگوں کے خیالات نہایت وسیع پیمانے پر پھیلے۔ انہوں نے محدود افراد کو نہیں بلکہ قوموں کو بحیثیت مجموعی متاثر کیا۔ ذہنتیں بدل دیں، اخلاق بدل دیے۔ نظام تعلیم بدل دیا۔ نظریہ حیات اور مقصد زندگی بدل دیا اور تمدن و سیاست کا پورا نظام بدل دیا۔۔۔ اسی زمانے میں مشین کی ایجاد نے صنعتی انقلاب برپا کیا۔ جس نے ایک نیا تمدن، نئی طاقت

امیر فتح اللہ شیرازی جیسے بزرگ چاہتے تو یہاں بھی کم از کم منتخب اداروں میں سائنس کی تعلیم کا آغاز ہو سکتا تھا۔ مغرب میں اس وقت گلیلیو پیدا ہو چکا تھا، جس نے نئی ایجاد شدہ دوربین کی مدد سے علم ہیئت اور فلکیات میں بنیادی تبدیلیاں کیں اور فی الحقیقت سائنس میں مغربی ترقیوں کے نئے دور کا آغاز کیا لیکن ہمارے ہاں یہ سلسلہ قائم نہ ہوا بلکہ امیر فتح اللہ شیرازی نے جو کلیں اور مشینیں ایجاد کیں۔ ان کا سلسلہ بھی انفرادی نمود و نمائش کے کھیل سے آگے نہ بڑھا۔ اور یہ سلسلہ بھی امیر کے ساتھ ختم ہو گیا۔ (۵)

برصغیر میں جب مولانا نظام الدین لکھنوی نے درسِ نظامی شروع کیا تو اس میں علمِ ادب بھی شامل کیا جس میں قصائد و لغتِ حماسہ، مقامات بدیعی و حریری، مثنوی معنوی (تصانیفِ دینی شاہ ولی اللہ و شاہ اسماعیل کے علاوہ) شامل تھے۔ پروفیسر آر۔ اے۔ نگلسن نے اپنی تاریخِ ادبیاتِ عرب میں جو فہرستِ علومِ درسی کی پیش کی ان میں علمِ ادب کو آخر میں رکھا ہے۔ (۶)

اکبر کے پچاس سالہ عہدِ حکومت میں اس کی طرف سے فیروز تعلق کے قائم کردہ مدرسہ فیروزی یا ابتدائی اسلامی حکومت کے مدرسہ معزنیہ یا مدرسہ ناصرہ کے بانیہ کی کسی علمی درسگاہ کے قیام کا کہیں ذکر نہیں۔

چھاپہ خانہ سے بے اعتنائی عہد اکبری کا افسوسناک واقعہ ہے۔ عہد اکبری سے بہت پہلے یورپ میں چھاپہ خانہ کی ایجاد ہو چکی تھی اور اکبر کے زمانے میں ہندوستان کے مغربی ساحل پر پرتگیزیوں نے چھاپہ خانے قائم کر رکھے تھے۔ اکبر کے سامنے یہ کتابیں

پیش بھی ہوئیں لیکن اس نے انہیں (خوشنما خطاطی کے مقابلے میں ابتدائی عہد کی بری چھپائی کو دیکھ کر) پسند نہ کیا اور علم کی وسیع اشاعت کا سب سے کارآمد ذریعہ ہاتھ سے کھو دیا۔ عہد عالمگیری کا ایک سیاح Orington لکھتا ہے کہ کاتبوں کے اقتصادی مفاد کی خاطر مغلوں نے چھاپہ خانہ کو رواج نہ دیا۔

عہد اکبری کی ان کتابوں کا جو شاہی سرپرستی میں ترجمہ ہوئیں کا مقابلہ اگر ہم دور عباسیہ میں بغداد کے دارالحکومت میں ترجمہ کی گئیں کتب (جو یونانی یا سنسکرت سے عربی میں منتقل ہوئیں) سے کریں تو اکبری کی علم دوستی پر حیرت ہوتی ہے۔ عہد اکبری میں جو کتابیں ترجمہ ہوئیں یا لکھی گئیں۔ ان میں بعض کتابیں تو ہنود کی مذہبی کتابوں کا ترجمہ تھیں جن کا مقصد ظاہر ہے سیاسی تھا۔ بعض داستانیں اور افسانے تھے جن کے ترجمہ کا مقصد بادشاہ اور بیگمات کی ضیافت طبع تھا۔ چند کتابیں تاریخ کی تھیں۔ اس ساری فہرست پر غور کریں تو خالص علمی کتابیں فقط دو یا تین نظر آتی ہیں۔ ایک ریاضی میں ’لیلاوتی‘ کا ترجمہ، دوسری علم ہیئت میں۔ (۷)

اورنگ زیب نے اپنے استاد کے سامنے اس زمانے کے طرز تعلیم پر جو تنقید کی اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس زمانے کے طریقہ تعلیم کی کوتاہیوں سے پوری طرح واقف تھا۔ برہنہ اپنے سفر نامے میں لکھتا ہے کہ اورنگ زیب کی تخت نشینی کے بعد جب اس کا ایک استاد کسی منصب کی ہوس میں اس کے دربار میں آیا اور درباری امرا سے جوڑ توڑ کر کے ایک بلند پایہ منصب لینے کے درپے ہوا تو اورنگ زیب نے ایک دن اسے تھیلے میں بلا کر ایک طویل تقریر کی اور کہا ”مولانا! آپ کی کیا خواہش ہے؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو دربار کے اول درجہ کے امرا میں داخل کر لوں؟ میں جانتا ہوں کہ آپ کا مجھ پر حق ہوتا اگر آپ مجھے کوئی کام کی تعلیم دیتے لیکن آپ نے مجھے کیا پڑھایا؟ آپ نے مجھے بتایا کہ فرنگستان ایک معمولی سا جزیرہ ہے، جہاں سب سے بڑا بادشاہ پہلے پرتگال کا حاکم تھا۔ پھر ہالینڈ کا بادشاہ ہوا اور اب شاہ انگلستان ہے۔ فرانس اور اندلس کے حکمرانوں کے متعلق آپ نے مجھے بتایا کہ وہ ہمارے معمولی راجاؤں کی طرح ہیں اور شاہنشاہان ہندوستان ان سب حکمرانوں سے بڑے ہیں۔ انہی میں ہمایوں، اکبر، جہانگیر اور شاہجہاں ہوئے۔ جو شاہان عظیم، فاتحان جہان اور بادشاہان عالم ہیں۔ آپ نے مجھے بتایا کہ ایران، کاشغر، تاتار، بیکو، سیام اور چین کے حاکم شاہ ہند کا نام سن کر کانپتے ہیں۔ سبحان اللہ! آپ کے علم جغرافیہ اور تاریخ دانی کا کیا کہنا! کیا آپ کا فرض نہ تھا کہ آپ مجھے دنیا کی تمام قوموں کی خصوصیات سے آگاہ کر کے یہ بتاتے کہ ان ملکوں کی پیداوار اور ان کی جنگی طاقت کا کیا حال ہے۔ یہ لوگ لڑتے کس ڈھب سے ہیں۔ ان کے رسم و رواج اور مذہب و حکومت کے طریقے کیسے ہیں؟ ان کی پولیٹیکل پالیسیاں کیا ہیں؟ آپ کا فرض تھا کہ مجھے تاریخ کی باقاعدہ تعلیم دے کر حکومتوں کے آغاز اور ان کی ترقی و تنزل کے اسباب بتاتے۔ ان واقعات، حادثات اور غلطیوں سے آگاہ کرتے جن کی وجہ سے بڑے بڑے انقلابات ظہور میں آتے ہیں۔ خیر دنیا کی تاریخ سے پوری اور گہری واقفیت دلانا تو درکنار آپ نے مجھے میرے آباؤ اجداد کے نام بھی پوری طرح نہیں بتائے۔

آپ نے یہ خیال نہ کیا کہ ایک شہزادے کی تعلیم کے لیے کون سے مضامین درکار ہیں۔ یہی سمجھا کہ مجھے بس صرف و نحو کی بڑی مہارت چاہیے اور مجھے وہ علم حاصل کرنا چاہیے جس کی ضرورت ایک قاضی یا فقیہ کو ہوتی ہے۔ اس طرح آپ نے میری جوانی

کا قیمتی زمانہ لفظوں کو سیکھنے کی خشک اور بے فائدہ اور لامتناہی کوشش میں صرف کر دیا۔

آپ نے میرے والد ماجد سے کہا کہ ہم نے اسے فلسفہ پڑھایا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ آپ نے کئی برس تک میرے دماغ کو ان فضول اور احمقانہ مسائل سے پریشان کیا جن کا زندگی کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں۔ بے شک آپ نے میری زندگی کے بہترین سال اپنے دل پسند لیکن خیالی مسائل کی بحث میں صرف کر دیئے۔ جب میری تعلیم ختم ہوئی تو مجھے علم و فن سے سوائے اس کے کوئی واقفیت نہ تھی کہ میں چند ایسی دقیق اور مشکل اصطلاحیں استعمال کر سکتا تھا جن سے روشن سے روشن دماغ والے انسان گھبرا جاتے ہیں اور جن سے فلسفہ کے دعویدار اپنی جہالت اور ناواقفیت پر پردے ڈالتے ہیں!

اگر آپ مجھے وہ علم سکھاتے جو عقل اور سمجھ کے اصولوں پر دماغ کی تربیت کرتا ہے اور اسے صحیح اور وزنی دلائل کا طلبگار بناتا ہے یا مجھے وہ باتیں بتاتے جن سے حوادثِ زمانہ کے مقابلے میں انسان اتنا مضبوط ہو جاتا ہے کہ نہ مصائب اسے پریشان کرتی (کرتے) ہیں اور نہ خوشی اور کامیابی سے اس کا دماغ بگڑتا ہے۔ یا اگر آپ مجھے انسانی فطرت کے رموز سے واقف کر دیتے یا مجھے دنیا کا، اس کے مختلف حصوں کا اور اس کے نظام کا پورا پورا حال بتا دیتے تو مجھ پر آپ کے احسانات سکندر اعظم پر ارسطو کے احسانات سے بڑھ کر ہوتے اور میں پوری طرح آپ کی قدر افزائی کرتا۔“

شیخ اکرام رُود کوثر، میں لکھتے ہیں ”اب بعض اہل تحقیق کہتے ہیں کہ یہ تقریر برنیر کے نہانخانہ دماغ کی تخلیق ہے۔ عالمگیر کے خیالات کا اظہار نہیں ممکن ہے یہ شبہ جائز ہو، لیکن اس سے اصل بحث پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جو اعتراضات اس میں درج ہیں، وہ فی نفسہ اس قدر وزنی ہیں کہ انہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور کیا یہ امر قابل افسوس نہیں کہ جو کوتاہیاں ایک ژرف بین اجنبی کو تھوڑے ہی قیام کے بعد نظر آ گئیں، ان سے ہمارے ارباب حل و عقد اتنی صدیاں غافل رہے؟ (۸)

اس دور میں علوم کی تدریس کا انداز فلسفیانہ تھا۔ اردو نصاب میں منظوم لغات کی کثیر تعداد نظر آتی ہے، جن کا مقصد صرف عربی فارسی الفاظ کے اردو مترادفات کی فہرست فراہم کرنا تھا۔ ان منظوم نصابات کے کچھ نسخے میرے کتب خانے میں بھی ہیں، جن کی فہرست درج ذیل ہے:

- ۱۔ رسالہ اللہ خدائی۔ در مطبع نامی کریمی واقع بمبئی
- ۲۔ خالق باری۔ در مطبع نامی کریمی واقع بمبئی
- ۳۔ لغات سعید۔ در مطبع نامی کریمی واقع بمبئی
- ۴۔ واسع باری۔ مرتبہ گوہر نوشاہی
- ۵۔ خالق باری اکرم۔ در مطبع مصطفائی۔ محمد مصطفیٰ خان
- ۶۔ نصاب ضروری۔ خالق باری

- ۷۔ رسالہ اردو۔ حفظ اللسان
- ۸۔ حمد باری۔ مولانا عبد السمیع بیدل۔ حاشیہ قاضی سیاح حسین۔ ناشر سب رنگ کتاب گھر دہلی
- ۹۔ فارسی نامہ۔ حافظ عبد الرحمن ابن محمد قاسم۔ (واحد باری۔ اللہ باری۔ صمد باری)
- ۱۰۔ مفید عام۔ در مطبع المطابع۔ مولفہ فضل عظیم۔ ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء
- ۱۱۔ خوشحال الصبیان۔ محمد وزیر۔ در مطبع خاص فیض اختصاص گلزار محمدی
- ۱۲۔ عباس نامہ۔ محمد عباس شروانی۔ در مفید عام آگرہ
- ۱۳۔ رسالہ جان پہچان۔ شیخ کیول رام۔ در مطبع صفدری
- ۱۴۔ فارسی نامہ کلاں
- ۱۵۔ قادر نامہ۔ غالب
- ۱۶۔ مرشد ہادی۔ بیت اللغات۔ منشی سورج پرشاد۔ مطبع محمدی کانپور
- ۱۷۔ نصاب خسرو۔ خالق باری۔ مولوی نذیر احمد۔ مطبع انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ۔ ۱۹۱۹ء
- ۱۸۔ خالق باری۔ نول کشور
- ۱۹۔ رسالہ الفت زبان۔ حمید یہ پریس دہلی
- ۲۰۔ نصاب عجب۔ ریاض فرح۔ مطبع سوسائٹی بریلی
- ۲۱۔ فیض شاہجہانی۔ محمد عبد الصمد۔ مطبع احمد کانپور
- ۲۲۔ رسالہ فیض جاری۔ میر شمس الدین۔ مطبع نانی منشی نو لکشور۔ ۱۸۸۲ء
- ۲۳۔ نصاب الصبیان۔ ابونصر فراہی۔ مطبع محمدی
- ۲۴۔ کلید زبان پشتو۔ منشی کریم بخش۔ مطبع متر و لاس لاہور
- ۲۵۔ منظومۃ المصادر۔ شیخ علی احمد۔ مطبع عزیزی محمد عبد العزیز۔ کانپور
- ۲۶۔ مفید البحث۔ منشی جمعیت علی۔ شرف المطابع۔ ۱۸۹۷ء
- ۲۷۔ ترمیم شدہ خالق باری مع شرح۔ منشی محمد بلاقی۔ مطبع حدیقتہ العلوم۔ میرٹھ
- ۲۸۔ سبحان باری۔ مطبع احمدی دہد بہ لکھنؤ

۲۹۔ حمد باری۔ غنی احمد۔ مطبع رزاقی کانپور

۳۰۔ چراغ فوائد۔ مطبع سفیر دکن رونق

۳۱۔ قادر نامہ فروغی۔ محمد ابوسعید خان۔ مطبع نظامی کانیپور

۳۲۔ نصاب ضروری۔ مطبع مصطفائی لاہور

۳۳۔ گنج فارسی۔ الیکٹرک ابو العلاءؒ یریس آگرہ

انگریزی عہد کے نظام تعلیم اور انداز تدریس کو خواہ ہم نوا بادیاتی تناظر میں ہی دیکھیں، ایک بات سوچنے کی ہے کہ اس سے پہلے کے دور میں ہم اس کے متبادل کیا پڑھا رہے تھے۔

انگریزی عہد میں مدارس میں جو نصاب پڑھایا جاتا تھا۔ خواہ وہ سرکاری مدارس تھے یا غیر سرکاری، انیسویں اور بیسویں صدی کے ان نصابات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ’’ٹوکیو یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز‘‘ میں موجود ہے۔ اس میں شعبہ ہندوستانی جس میں اردو اور ہندی شامل ہیں ۱۹۰۸ء میں قیام ہوا۔ ان نصابات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(۱) اردو کی دوسری کتاب

فہرست: (۱) ماں کی محبت (۲) لڑکے کھیل رہے ہیں (۳) لڑکا مدرسے جاتا ہے (۴) پہلوان کشتی لڑ رہے ہیں (۵) کبھی کا گھوڑا (۶) کسان گلو آں چلاتا ہے (۷) کسان بل جوت رہا ہے (۸) جُلاہا کپڑا بُن رہا ہے (۹) مری پیاری اماں (۱۰) صبح کی ہوا خوری (۱۱) دریا میں تیرا ک تیر رہے ہیں (۱۲) گالے (۱۳) سویرے اٹھنا (۱۴) مچھلی والے مچھلیاں پکڑ رہے ہیں (۱۵) کوئے کی کہانی (۱۶) نیزہ بازی (۱۷) بھینس (۱۸) کھیت کی سیرا (۱۹) کھیت کی سیرا (۲۰) کبوتر (۲۱) تین نیک بچے (۲۲) ہمدردی (۲۳) گھوڑا (۲۴) دن اور رات (۲۵) تارے (۲۶) اونٹ (۲۷) برسات (۲۸) پیپل (۲۹) بڑ (۳۰) آج کا کام کل پر چھوڑنا (۳۱) سچائی (۳۲) بڑھتی گیہوں (۳۳) گنبد کی آواز (۳۴) آم (۳۵) لوہا (۳۶) گرمی (۳۷) ایک عقلمند چوہا (۳۸) ٹھیک وقت معلوم کرنا (۳۹) گنا (۴۰) گنا (۴۱) گنا (۴۲) گنا (۴۳) گنا (۴۴) گنا (۴۵) گنا (۴۶) گنا (۴۷) گنا (۴۸) گنا (۴۹) گنا (۵۰) گنا (۵۱) گنا (۵۲) گنا (۵۳) گنا (۵۴) گنا (۵۵) گنا (۵۶) گنا (۵۷) گنا (۵۸) گنا (۵۹) گنا (۶۰) گنا (۶۱) گنا (۶۲) گنا (۶۳) گنا (۶۴) گنا (۶۵) گنا (۶۶) گنا (۶۷) گنا (۶۸) گنا (۶۹) گنا (۷۰) گنا (۷۱) گنا (۷۲) گنا (۷۳) گنا (۷۴) گنا (۷۵) گنا (۷۶) گنا (۷۷) گنا (۷۸) گنا (۷۹) گنا (۸۰) گنا (۸۱) گنا (۸۲) گنا (۸۳) گنا (۸۴) گنا (۸۵) گنا (۸۶) گنا (۸۷) گنا (۸۸) گنا (۸۹) گنا (۹۰) گنا (۹۱) گنا (۹۲) گنا (۹۳) گنا (۹۴) گنا (۹۵) گنا (۹۶) گنا (۹۷) گنا (۹۸) گنا (۹۹) گنا (۱۰۰) گنا (۱۰۱) گنا (۱۰۲) گنا (۱۰۳) گنا (۱۰۴) گنا (۱۰۵) گنا (۱۰۶) گنا (۱۰۷) گنا (۱۰۸) گنا (۱۰۹) گنا (۱۱۰) گنا (۱۱۱) گنا (۱۱۲) گنا (۱۱۳) گنا (۱۱۴) گنا (۱۱۵) گنا (۱۱۶) گنا (۱۱۷) گنا (۱۱۸) گنا (۱۱۹) گنا (۱۲۰) گنا (۱۲۱) گنا (۱۲۲) گنا (۱۲۳) گنا (۱۲۴) گنا (۱۲۵) گنا (۱۲۶) گنا (۱۲۷) گنا (۱۲۸) گنا (۱۲۹) گنا (۱۳۰) گنا (۱۳۱) گنا (۱۳۲) گنا (۱۳۳) گنا (۱۳۴) گنا (۱۳۵) گنا (۱۳۶) گنا (۱۳۷) گنا (۱۳۸) گنا (۱۳۹) گنا (۱۴۰) گنا (۱۴۱) گنا (۱۴۲) گنا (۱۴۳) گنا (۱۴۴) گنا (۱۴۵) گنا (۱۴۶) گنا (۱۴۷) گنا (۱۴۸) گنا (۱۴۹) گنا (۱۵۰) گنا (۱۵۱) گنا (۱۵۲) گنا (۱۵۳) گنا (۱۵۴) گنا (۱۵۵) گنا (۱۵۶) گنا (۱۵۷) گنا (۱۵۸) گنا (۱۵۹) گنا (۱۶۰) گنا (۱۶۱) گنا (۱۶۲) گنا (۱۶۳) گنا (۱۶۴) گنا (۱۶۵) گنا (۱۶۶) گنا (۱۶۷) گنا (۱۶۸) گنا (۱۶۹) گنا (۱۷۰) گنا (۱۷۱) گنا (۱۷۲) گنا (۱۷۳) گنا (۱۷۴) گنا (۱۷۵) گنا (۱۷۶) گنا (۱۷۷) گنا (۱۷۸) گنا (۱۷۹) گنا (۱۸۰) گنا (۱۸۱) گنا (۱۸۲) گنا (۱۸۳) گنا (۱۸۴) گنا (۱۸۵) گنا (۱۸۶) گنا (۱۸۷) گنا (۱۸۸) گنا (۱۸۹) گنا (۱۹۰) گنا (۱۹۱) گنا (۱۹۲) گنا (۱۹۳) گنا (۱۹۴) گنا (۱۹۵) گنا (۱۹۶) گنا (۱۹۷) گنا (۱۹۸) گنا (۱۹۹) گنا (۲۰۰) گنا (۲۰۱) گنا (۲۰۲) گنا (۲۰۳) گنا (۲۰۴) گنا (۲۰۵) گنا (۲۰۶) گنا (۲۰۷) گنا (۲۰۸) گنا (۲۰۹) گنا (۲۱۰) گنا (۲۱۱) گنا (۲۱۲) گنا (۲۱۳) گنا (۲۱۴) گنا (۲۱۵) گنا (۲۱۶) گنا (۲۱۷) گنا (۲۱۸) گنا (۲۱۹) گنا (۲۲۰) گنا (۲۲۱) گنا (۲۲۲) گنا (۲۲۳) گنا (۲۲۴) گنا (۲۲۵) گنا (۲۲۶) گنا (۲۲۷) گنا (۲۲۸) گنا (۲۲۹) گنا (۲۳۰) گنا (۲۳۱) گنا (۲۳۲) گنا (۲۳۳) گنا (۲۳۴) گنا (۲۳۵) گنا (۲۳۶) گنا (۲۳۷) گنا (۲۳۸) گنا (۲۳۹) گنا (۲۴۰) گنا (۲۴۱) گنا (۲۴۲) گنا (۲۴۳) گنا (۲۴۴) گنا (۲۴۵) گنا (۲۴۶) گنا (۲۴۷) گنا (۲۴۸) گنا (۲۴۹) گنا (۲۵۰) گنا (۲۵۱) گنا (۲۵۲) گنا (۲۵۳) گنا (۲۵۴) گنا (۲۵۵) گنا (۲۵۶) گنا (۲۵۷) گنا (۲۵۸) گنا (۲۵۹) گنا (۲۶۰) گنا (۲۶۱) گنا (۲۶۲) گنا (۲۶۳) گنا (۲۶۴) گنا (۲۶۵) گنا (۲۶۶) گنا (۲۶۷) گنا (۲۶۸) گنا (۲۶۹) گنا (۲۷۰) گنا (۲۷۱) گنا (۲۷۲) گنا (۲۷۳) گنا (۲۷۴) گنا (۲۷۵) گنا (۲۷۶) گنا (۲۷۷) گنا (۲۷۸) گنا (۲۷۹) گنا (۲۸۰) گنا (۲۸۱) گنا (۲۸۲) گنا (۲۸۳) گنا (۲۸۴) گنا (۲۸۵) گنا (۲۸۶) گنا (۲۸۷) گنا (۲۸۸) گنا (۲۸۹) گنا (۲۹۰) گنا (۲۹۱) گنا (۲۹۲) گنا (۲۹۳) گنا (۲۹۴) گنا (۲۹۵) گنا (۲۹۶) گنا (۲۹۷) گنا (۲۹۸) گنا (۲۹۹) گنا (۳۰۰) گنا (۳۰۱) گنا (۳۰۲) گنا (۳۰۳) گنا (۳۰۴) گنا (۳۰۵) گنا (۳۰۶) گنا (۳۰۷) گنا (۳۰۸) گنا (۳۰۹) گنا (۳۱۰) گنا (۳۱۱) گنا (۳۱۲) گنا (۳۱۳) گنا (۳۱۴) گنا (۳۱۵) گنا (۳۱۶) گنا (۳۱۷) گنا (۳۱۸) گنا (۳۱۹) گنا (۳۲۰) گنا (۳۲۱) گنا (۳۲۲) گنا (۳۲۳) گنا (۳۲۴) گنا (۳۲۵) گنا (۳۲۶) گنا (۳۲۷) گنا (۳۲۸) گنا (۳۲۹) گنا (۳۳۰) گنا (۳۳۱) گنا (۳۳۲) گنا (۳۳۳) گنا (۳۳۴) گنا (۳۳۵) گنا (۳۳۶) گنا (۳۳۷) گنا (۳۳۸) گنا (۳۳۹) گنا (۳۴۰) گنا (۳۴۱) گنا (۳۴۲) گنا (۳۴۳) گنا (۳۴۴) گنا (۳۴۵) گنا (۳۴۶) گنا (۳۴۷) گنا (۳۴۸) گنا (۳۴۹) گنا (۳۵۰) گنا (۳۵۱) گنا (۳۵۲) گنا (۳۵۳) گنا (۳۵۴) گنا (۳۵۵) گنا (۳۵۶) گنا (۳۵۷) گنا (۳۵۸) گنا (۳۵۹) گنا (۳۶۰) گنا (۳۶۱) گنا (۳۶۲) گنا (۳۶۳) گنا (۳۶۴) گنا (۳۶۵) گنا (۳۶۶) گنا (۳۶۷) گنا (۳۶۸) گنا (۳۶۹) گنا (۳۷۰) گنا (۳۷۱) گنا (۳۷۲) گنا (۳۷۳) گنا (۳۷۴) گنا (۳۷۵) گنا (۳۷۶) گنا (۳۷۷) گنا (۳۷۸) گنا (۳۷۹) گنا (۳۸۰) گنا (۳۸۱) گنا (۳۸۲) گنا (۳۸۳) گنا (۳۸۴) گنا (۳۸۵) گنا (۳۸۶) گنا (۳۸۷) گنا (۳۸۸) گنا (۳۸۹) گنا (۳۹۰) گنا (۳۹۱) گنا (۳۹۲) گنا (۳۹۳) گنا (۳۹۴) گنا (۳۹۵) گنا (۳۹۶) گنا (۳۹۷) گنا (۳۹۸) گنا (۳۹۹) گنا (۴۰۰) گنا (۴۰۱) گنا (۴۰۲) گنا (۴۰۳) گنا (۴۰۴) گنا (۴۰۵) گنا (۴۰۶) گنا (۴۰۷) گنا (۴۰۸) گنا (۴۰۹) گنا (۴۱۰) گنا (۴۱۱) گنا (۴۱۲) گنا (۴۱۳) گنا (۴۱۴) گنا (۴

(۲) انڈین پریس ریڈر، دوسری کتاب - پہلا حصہ، ایپر ایٹمری جماعت کے لئے

فہرست: (۱) پیڑا (۲) پیڑا (۳) ہمارا بدن (۴) سانپ (۵) سانپ (۶) کانچ یا شیشہ (۷) سورج (۸) کھڑ والے جانور (۹) سورج سے ہلکوکیا فائدہ ہے (۱۰) مورچہ لگی ہوئی بندوق (۱۱) بکری (۱۲) کچھن کا چاقو (۱۳) پھول (۱۴) مگر (۱۵) ایک گھر میں آگ لگنا (۱۶) گھوڑا (۱۷) شہر اور گاونوں (۱۸) نمک (۱۹) چھپر (۲۰) ہوا (۲۱) شہد کی مکھی (۲۲) شہد کی مکھی (۲۳) لوہا (۲۴) پیڑ کس طرح جیتے ہیں (۲۵) آدمی کا بدن (۱۰)

(۳) اردو ریڈر، ورنہ کیولر مدارس کے لڑکوں کی تیسری و چوتھی جماعت کے واسطے

فہرست: (۱) سورج (۲) ایک سیانا کوا (۳) پرتھی راج (۴) چار دوستوں کی کہانی (۵) کبیر (۶) ہوا (۷) اکبر بادشاہ (۸) سمجھ دار بیٹا (۹) میٹھ (۱۰) ایک قاضی کا انصاف (۱۱) چاند بی بی (۱۲) جیسے کو تینسا (۱۳) جہانگیر کا مقبرہ (۱۴) بیچ (۱۵) جو بوؤ گے وہی کاٹو گے (۱۶) ایک لالچی کی کہانی (۱۷) اچھی بھائی کا فائدہ (۱۸) ایک چالاک لومڑی (۱۹) جیسا بیچ ویسا بھل (۲۰) تاج محل (۲۱) بیچ سے پودے کس طرح اُگتے ہیں (۲۲) اپنا کام اپنے ہاتھوں خوب ہوتا ہے (۲۳) پودھا (۲۴) اہلیا بائی (۲۵) پودھوں کے پتے یا پتیاں (۲۶) سیوا کرے سو میوہ کھائے (۲۷) پھول (۲۸) آصف الدولہ کا امام باڑہ (۲۹) تندرستی۔ ہوا (۳۰) کاشتکاری میں لکھنے پڑھنے کے فائدے (۳۱) تندرستی کھانا (۳۲) بہادری (۳۳) تندرستی۔ پانی (۳۴) وفاداری (۳۵) بیماری سے بچنے کے قاعدے (سونہ کھانا۔ اور کسرت) (۳۶) اتفاق کا نتیجہ (الف) (۳۷) اتفاق کا نتیجہ (ب) (۳۸) بیماری سے بچنے کے قاعدے (نہانا) (۳۹) بیماری سے بچنے کے قاعدے (صفائی) (۴۰) محنت، ورزش، اور تندرستی (۴۱) راجہ رام موہن رائے (۴۲) جانوروں پر مہربانی (۴۳) سر سید احمد خاں (۴۴) بادشاہ اور کسان (۴۵) مملکت و کٹوریہ (۴۶) پنچائتی بنک (۱۱)

(۴) شرح ابتدائی نصاب اردو

فہرست: (۱) خدا کی تعریف (نظم) مولوی اسماعیل میرٹھی (۲) قصہ حاتم طائی (نثر) میرامن دہلوی (۳) بچے کی دعا (نظم) علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال (۴) گذرا ہوا زمانہ (نثر) سر سید احمد خاں (۵) ترانہ ملی (نظم) علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال (۶) حالی کی سوانح عمری (نثر) خواجہ الطاف حسین حالی (۷) انتخاب مسدس (نظم) خواجہ الطاف حسین حالی (۸) نقد کا سودا (نظم) نظیر اکبر آبادی (۹) نیک صحبت کا اثر (نثر) مولوی نذیر احمد دہلوی (۱۰) برکھا رت (نظم) خواجہ الطاف حسین حالی (۱۱) مٹیا برج کے حالات (نثر) عبدالحلیم شرر (۱۲) بارش کا پہلا قطرہ (نظم) مولوی محمد اسماعیل میرٹھی (۱۳) سر سید احمد خاں (نثر) ڈاکٹر مولوی عبدالحق (۱۴) اردو زبان کی حقیقت (نثر) ڈاکٹر محمد ابواللیث صدیقی (۱۲)

ان نصابات سے کئی اہم مطالعے سامنے آتے ہیں۔ اس دور کے موضوعات اور عالمی تناظر، اس دور کی املاء، اعراب کا خصوصی اہتمام، فارسی کے برخلاف لفظوں کو توڑ کر لکھنا، تہذیبی تعارف اور ذخیرہ الفاظ کا مطالعہ کئی نئے امکانات سامنے لائے گا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس زمانے میں ان کتابوں کی شرحیں بھی لکھی جاتی تھیں۔ کسی وقت ان نصابات کا تفصیلی تعارف کرایا جائے گا۔

حوالہ جات

- ۱۔ اکرام، شیخ محمد، رود کوثر، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۲ کلب روڈ، نومبر ۱۹۹۷ء۔ ص ۱۶۹ تا ۱۶۹
- ۲۔ ایضاً۔ ص ۱۷۲
- ۳۔ ایضاً۔ ص ۱۶۶۔ ۱۶۷
- ۴۔ ایضاً۔ ص ۱۶۲
- ۵۔ ایضاً۔ ص ۱۷۶

- ۶۔ کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ۔ جابر علی سید، حواشی و تعلیقات وارث سرہندی، جلد اول۔ اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، طبع اول ۱۹۸۴ء۔ ص ۲۳
- ۷۔ شیخ محمد اکرام، رود کوثر، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور: ۲۰ کلب روڈ، نومبر ۱۹۹۷ء۔ ص ۱۷۴
- ۸۔ ایضاً۔ ص ۳۶۴ تا ۳۶۶
- ۹۔ اردو کی دوسری کتاب، مرتبہ پنجاب ٹیکسٹ کمیٹی لاہور۔ رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز، ایجوکیشنل پبلشرز، ۱۹۳۰ء
- ۱۰۔ انڈین پریس ریڈر، دوسری کتاب۔ پہلا حصہ، اپر پرائمری جماعت کے لئے، الدہ آباد: انڈین پریس، ۱۹۱۶ء
- ۱۱۔ اردو ریڈر، ورنہ کیولر مدارس کے لڑکوں کی تیسری و چوتھی جماعت کے واسطے، لکھنؤ: نوکلشور پریس، ۱۹۲۰ء
- ۱۲۔ شرح ابتدائی نصاب اردو، مترجم مولوی سید صدر الدین رضی، ناشر حیدر رضوی اینڈ سنز تاجر کتب و ناشر، حیدر آباد دکن: نظام شاہی روڈ، بار اول، جنوری ۱۹۴۷ء

بچوں کا باغ
پہلی کیاری

جماعت (الف) کے واسطے

BACHCHON KA BAGH

PAHLI KIARI

FOR

CLASS A

OF

VERNACULAR SCHOOLS FOR BOYS,

UNITED PROVINCES.

BY

RAMJI DAS BHARGAVA,
EDITOR, NEWUL KISHORE GIRLS' READERS.

LUCKNOW:

PRINTED AND PUBLISHED BY K. D. SETH,
AT THE NEWUL KISHORE PRESS.

1923.

Price 1 anna.

Science Readers for Indian Schools

INDIAN PRESS READERS

BOOK II—PART I

FOR UPPER PRIMARY SECTION—CLASS III

EDITED BY

E. G. HILL, B.A., D.Sc., F.C.S.,

PRINCIPAL, MUIR CENTRAL COLLEGE, ALLAHABAD.

(APPROVED AS TEXT-BOOK BY THE EDUCATIONAL
DEPARTMENT, UNITED PROVINCES)

انڈین پریس ریڈر

دوسری کتاب - پہلا حصہ

اپر پرائمری تیسری جماعت کے لئے

INDIAN PRESS, ALLAHABAD

1916

جمہوریہ محفوظ

سليمان نصاب الأطفال

وہ

وہ اطفال، مکاتیب سلاسیہ کی پہلی شاخ ہی کے واسطے

کتابخانه

分

علاء الدین نے یہ محکمہ کا سربراہ بنایا۔ عہدہ اسلام اور سنہ و ہجری طالع

محمد زمر و فطانی باہتمام جامعہ حبیب اللہ الطیف

۱۹۰۵-۱۹۰۶

قیمت فی جلد دو روئے (طراز)

خدا باطنِ علم کی راہیں

ہوئے تھیں کہ اگر کشتہ جو مسلمان صاحب لکھے اہل ایرانی یا بریٹش لکھتے تھیں ان کے اہلکار اور
 آرمی وکامپوڈ کاغذ ”اور آرمی وکامپوڈ“ برتیش علی جو صاحب اے اے اور وائس
 کے واسطے برتیش کتابت لکھی۔ یہاں کوآسمان اور کبھی نائٹس نائٹ کلاؤں اور کلاؤں کے
 لکھا گیا ہے۔ اضافہ اور کلاؤں کے انتخاب نیز ان مشاغل سے کچھ کہت ہوئی ہوگی
 ملاحظہ فرمائیے کہ بریٹش خدمت انجام دہی کو کیوں کچھ کہنے کے لئے انہی
 لیکن سب علی لکھا تھا۔ مجھے یقین کہ کوئٹہ اس کو کھنڈ کوئٹہ میں گذریں گے اور کچھ کہیں

مستطعمی ہے کہ وہ کرارود کے روضہ قادسیہ فقیداً علیہ السلام میں رہا۔

بچے کی کچھ کہتے ہیں کہ اس شخص نے خواجہ صاحب الہی پوری علی گڑھ میں اپنا وقت اور اور کمال بیکس واکٹر محمد بن الحسن صاحب ایم پی اے دی اکبر چیمبر نیورسری، پریس ہل کراچی بکس

موت کے ہر سبب وہی کہ آپوں کے ہولناکی اور طرہ بان کو دیکھ کر جسے بہت غمی خانی ہو اور دیکھنا صبر کا وعدہ، میری رائے کے بغیر کسی کے لیے کچھ اور امیاری نہیں کہ اور میری اور میری اعتبار سے اپنے لیے تمام اصول میں بہتر نہ کہ۔ اور کوئی جید کیا ہو، طبیعت اور میری کے خلاف یہ تربیتی دینی گئی جو اور میرے خیال کے لیے تصدیق ثابت اس حسن روحہ و ہمارا کہ یہ جیسے کہ اگر کوئی کہ ان کو توں کہ ان کے خدے سے اور دھاتی، ان کی رفتار نہیں کہ ان کے خلاف رواں ہوا کہ جس خدے سے پہلے کہ ان آپوں کے ذریعے سے اور کوئی تصدیق اور دیگر مایہ ناز طرہ ثابت ہو۔ سمجھ تو یہ امید کہ ہر سبب سے تعلیم اور دیگر کی طرف سے موت کے آگاہی کا سزاوار تھا کہ ان

[Urdu Reader]
URDU READER

FOR
PREPARATORY CLASS B
 OF
VERNACULAR SCHOOLS FOR BOYS,
UNITED PROVINCES.

(Prescribed as Text-Book by the Educational
 Department, United Provinces.)

اُردو ریڈر

ورنیکولر مدارس کے لوگوں کی
 پریپریٹری جماعت (ب) کے واسطے

FIFTH EDITION.

(COPYRIGHT TO GOVERNMENT.)

LUCKNOW:

PRINTED AND PUBLISHED BY K. D. SETH,
 AT THE NEWUL KISHORE PRESS.

1920.

Price, -/2/0

قیمت - ۹/۱/-

۷۶۴

اُردو کی آٹھویں

منظورہ مجلس نصاب تعلیم ثانوی سرکاری

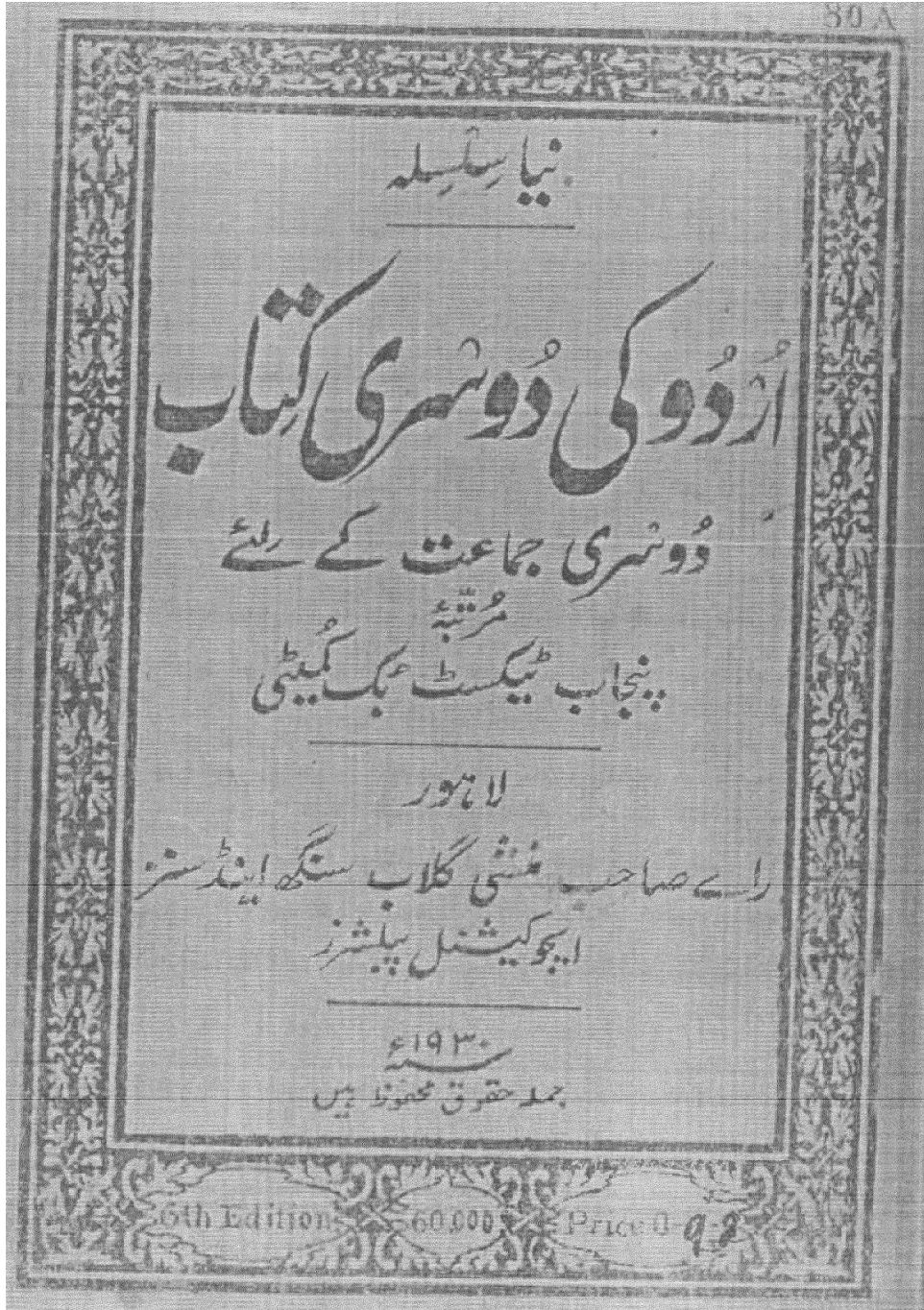
مطبوعہ

صرف ٹائٹل مطبعہ دیکھری میں طبع ہوا

۱۳۵۸ء

قیمت ۳۳ روپے

بار دوم



جس کتاب پر انجمن کی فکر نہ ہوگی وہ سرور کہ سمجھی جائے گی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْهُنَّ اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا
اِنِّیْ اَتُوْهُنَّ اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا



مسلمان بچوں کے واسطے

اُردو کی دوسری کتاب

انجمن حمایت اسلام لاہور

۱۳۴۱ھ میں

رفاہ عام پریس لاہور میں باہتمام نور الحق چیمبریا

نصاب اُردو

جس کو

سینٹ پنجاب یونیورسٹی نے امتحان میٹرکولیشن
کے لئے مقرر فرمایا

۱۹۳۰ء

پنجاب یونیورسٹی کی اجازت کے بغیر کوئی نہ چھاپے

جس کتاب پر پنجاب یونیورسٹی کی کاپی
نہ ہو۔ اس کی شریذاری جائز نہیں

قیمت فی جلد دو روپے

تعداد جلد ۳۰۰۰